رمضان المبارک کا آخری دن

اور دوزخ کا تذکرہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

www.Sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

رمضان المبارک کا آخری دن

اور دوزخ کا تذکرہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

حقوق طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی

کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی

موبائل : 0300-8245793

ای میل : Maktabatulislam@gmail.com

ویب سائٹ : Www.Maktabatulislam.com

www.Sukkurvi.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی

احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300- 2831960

فون : 021- 35123161 ، 021- 35032020

ای میل : Imaarif@live.com

فہرستِ مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر
چار کام	۶
جہنم خوفناک ہے	۷
جہنّم کی آگ کی تیزی	۸
جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب	۱۱
ٹخنوں سے نیچے شلوار کرنے کا عذاب	۱۲
ہماری بے حسی	۱۳
جہنّم کے سات دروازے	۱۴
جہنم کے سانپ اور بچھو	۱۷
جہنم سے حق تعالیٰ کی پناہ کا طریقہ	۱۸
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کا خطرہ	۲۰
خالص توبہ اور چند گناہ	۲۱
گناہوں سے بچنا ضروری ہے	۲۳
گناہ کو گناہ نہ سمجھنا	۲۴
گناہوں سے بچنا آسان ہے	۲۵
توجہ الی اللہ	۲۶
شبِ عید کی فضیلت اور ہمارے گناہ	۲۶

www.Sukkurzi.com

- پانچ مبارک راتیں ... ۲۹
- شب عید کی ناقدری ... ۳۱
- عید کو برباد نہ کیجئے ... ۳۵
- عید میں مغفرت وانعام ... ۳۶
- حوروں سے منگنی ... ۳۶
- مغفرت کی صدا ... ۳۷
- فرشتوں کا نزول ... ۳۸
- چار افراد کی بخشش نہیں ... ۳۹
- عید کی صبح یقینی مغفرت ... ۴۰
- عید کارڈ ... ۴۲
- عید کی تیاری ... ۴۵
- مصافحہ کی فضیلت ... ۴۷
- مصافحہ سلام کا تکملہ ہے ... ۴۸
- معانقہ سفر سے آنے پر ہے ... ۴۸
- مصافحہ اور معانقہ میں صحابہ کرامؓ کا عمل ... ۴۹
- عید کے دن گلے ملنا ... ۵۰
- عید کی مبارکبادی ... ۵۱
- عید کی سویاں ... ۵۲
- دعا، نماز عید کے بعد کیجئے ... ۵۴

www.Sukkurvi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْراً کَثِیْراً.

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰـہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰـہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَاراً وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰـہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ O (التحریم: آیت ۶)

ترجمہ

”اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے

www.Sukkurvi.com

بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، جس پر تند خو اور مضبوط فرشتے مقرر ہیں جو خدا کی نافرمانی نہیں کرتے، کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے، اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے، اس کو بجالاتے ہیں۔

میرے قابلِ احترام بزرگو اور دوستو!

یہ جمعہ اس ماہِ مبارک کا آخری جمعہ ہے، اور اس کا بھی احتمال ہے کہ یہ اس کا آخری دن ہو، اس لئے ہم سب کو اس آخری دن کی بہت زیادہ قدر کرنے کی ضرورت ہے، اس کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس کی عبادت کرنے اور خاص طور پر سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرنے کا دن ہے، لہٰذا اس دن گڑگڑا کر آہ وزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے گھر میں دھرنا دے کر بیٹھ جائیں، اور اپنے آپ کو جہنّم سے آزاد کرانے کی سر توڑ کوشش کریں۔

چار کام

سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں مسلمانوں کے کرنے کے چار عمل ارشاد فرمائے ہیں:

(۱)..... ایک کثرت سے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ پڑھنا، یعنی چلتے

www.Sukkurvi.com

پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، ہر دم ہر زبان پر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا ورد رکھنا۔

(۲)..... دوسرے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل و جان سے توبہ واستغفار کرتے رہنا۔

(۳)..... تیسرے اللہ جلّ شانہ سے جنّت مانگنا، اور بتہِ دل سے گڑگڑا کر محتاج بن کر جنّت کی درخواست کرنا۔

(۴)..... چوتھے جہنّم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا، اور رو رو کر یہ دعا کرنا کہ اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمیں دوزخ سے آزاد فرما۔

جہنّم خوفناک ہے

یہ چوتھا عمل دوزخ سے پناہ مانگنے کا بہت ہی اہم اور بہت ہی قابلِ توجہ عمل ہے، اور اس وجہ سے اور زیادہ قابلِ توجہ ہے کہ ہماری اس کی طرف توجہ نہیں ہے کہ جہنّم کیا ہے؟ یہ بڑی خوفناک جگہ کا نام ہے، ہم لوگ دنیا میں کچھ ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ بخدا! نہ ہمیں عذابِ قبر سے ڈر لگتا ہے اور نہ عذابِ جہنّم سے، ہم پر ایک بے حسی ایسی چھائی ہوئی ہے کہ صبح سے شام تک گناہ کئے چلے جارہے ہیں، نہ توبہ کرتے ہیں، نہ معافی مانگتے ہیں، اگر یہ کہا جائے کہ آخرت سے غافل ہو کر ہم زبردستی

www.Sukkurvi.com

اپنے آپ کو جہنّم میں دھکیل رہے ہیں تو شاید مبالغہ نہ ہو، بہر حال! جہنّم کی تھوڑی سی تفصیل عرض کرنا چاہتا ہوں، اور اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ رمضان المبارک کا شاید آخری دن ہو، اگر یہ آخری دن ہوا تو آج کا دن وہ دن ہے، جس میں از روئے حدیث افطار کے وقت اللہ پاک تقریباً ایک کروڑ مسلمانوں کو دوزخ سے آزاد فرمائیں گے، اور یہ تعداد ہمارے سمجھنے سمجھانے کے لئے بتلائی ہے، ورنہ اصل مقصود لاتعداد لوگوں کو جہنّم سے آزادی کا پروانہ عطا کرنا ہے، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ رمضان شریف گزر جائے اور ہماری بخشش نہ ہو، اور ہم اپنی غفلت کی وجہ سے آزادی حاصل نہ کرسکیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تھوڑا سا جہنّم کا حال آپ کے سامنے رکھوں، اور اس سے آزادی کا جو طریقہ بتلایا گیا ہے، وہ عرض کردوں، اس کے بعد پھر ہم میں سے ہر آدمی عاقل وبالغ ہے، اپنے کئے کا ہر ایک ذمہ دار ہے، جس کا جی چاہے، اللہ پاک سے اس کی جنّت مانگ لے اور دوزخ سے پناہ مانگ لے۔

جہنّم کی آگ کی تیزی

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.Sukkurvi.com

جبرئیل امین سے فرمایا: اے جبرئیل! مجھے ذرا جہنّم کی کیفیت بتاؤ! جبرئیل امین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جہنّم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، پھر اس کو ایک ہزار سال تک جلایا یہاں تک کہ اس کی آگ سرخ رنگ کی ہوگئی، اس کے بعد پھر ایک ہزار سال اس کو تیز کیا، یہاں تک کہ (اس کی آگ) زرد رنگ کی ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک جہنّم کی آگ کو جلایا، بھڑکایا اور تیز کیا، یہاں تک کہ اس کی آگ تاریک رات کی طرح سیاہ ہوگئی، اب اس کی حالت یہ ہے کہ نہ تو اس کی لپٹیں کم ہوتی ہیں، اور نہ اس کے انگارے بجھتے ہیں (یعنی تین ہزار سال تک جہنّم کی آگ کو تیز کیا گیا، یہاں تک کہ وہ بے انتہا تیز ہوگئی)۔

جہنّم کی اس تیزی کا آپ اس سے بھی اندازہ کریں کہ ایک مرتبہ اللہ پاک نے جبرئیل امین کو مالکِ جہنّم (جہنّم کا داروغہ) کے پاس بھیجا، کہ جاؤ، اور ان سے کچھ آگ ہمارے آدم کے لئے لے آؤ، تا کہ دنیا میں اس میں کچھ کھانا وغیرہ پکا سکیں، جبرئیلِ امین مالکِ جہنّم کے پاس جہنّم میں تشریف لے گئے، اور ان سے فرمایا کہ تھوڑی سی آگ چاہیئے، انہوں نے پوچھا کہ حضرت! کتنی آگ دیدوں؟ جبرئیل امین نے فرمایا کہ ایک چھوارے کے برابر دے دو، تو مالکِ جہنّم نے عرض کیا

www.Sukkurvi.com

کہ حضرت! اگر آپ ایک چھوارے کے برابر جہنّم کی آگ دنیا میں لے گئے، تو اس کی گرمی سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین پگھل جائیں گے، تو جبرئیل امین نے فرمایا: اچھا! اس میں اس قدر تیزی ہے تو ایسا کرو کہ چھوارے کی ایک گٹھلی کے برابر دے دو، تو مالکِ جہنّم نے عرض کیا کہ حضرت! اگر ایک چھوارے کی گٹھلی کے برابر آپ جہنّم کی آگ دنیا میں لے گئے تو اس دنیا میں نہ کبھی بارش کا ایک قطرہ ٹپکے گا، اور نہ کبھی زمین سے سبزہ اُگے گا، اس پر جبرئیل امین نے اللہ ربُّ العزّت سے عرض کیا کہ یا اللہ! میں (دنیا کے لئے) کتنی آگ لے لوں؟ حق تعالیٰ نے فرمایا: ذرّہ کے برابر لے لو، چنانچہ جبرئیل امین نے جہنّم کی آگ کا ایک ذرّہ لے لیا، اور اس کو ستّر مرتبہ نہر میں غوطہ دیا، بجھایا اور ٹھنڈا کیا، اس کے بعد اس کو دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لائے اور دنیا کے سب سے بلند اور مضبوط پہاڑ کی چوٹی پر اس کو رکھا، اس وقت بھی اس میں اتنی گرمی اور تیزی تھی کہ اس ایک ذرّے کی گرمی اور تیزی سے وہ مضبوط پہاڑ پگھل گیا، اور اس ذرّے کا دھواں پتھروں اور لوہے میں جذب ہوگیا، پھر وہ ذرّہ واپس جہنّم میں واپس کر دیا گیا۔

اب دنیا کی جو آگ ہے، جس میں ایک منٹ بھی ہم ہاتھ نہیں

www.Sukkurvi.com

رکھ سکتے، ایک منٹ بھی دنیا کی آگ ہم برداشت نہیں کر سکتے، یہ اس ایک ذرّے کا دھواں ہے، آج وہی آگ ہمارے گھروں میں زیرِ استعمال ہے، جس سے لوہا بھی پگھل جاتا ہے، پتھر بھی چونا بن جاتا ہے، تو جہنّم کیسی ہولناک ہوگی؟ جس کا ایک ذرّہ، جس کو ستّر مرتبہ پانی میں ٹھنڈا کیا گیا اور پھر واپس کر دیا گیا، تب بھی دنیا کی آگ کا یہ حال ہے کہ کوئی انسان اس کی تاب نہیں رکھتا، تو غور کیجیے کہ جہنّم کی آگ کیسے برداشت ہوگی؟ **العیاذ باللّٰہ، العیاذ باللّٰہ۔**

آپ ان باتوں کو توجہ سے سن لیجیے، یہ کھیل کی باتیں نہیں ہیں، یہ تماشے کی باتیں نہیں ہیں، یہ سچی باتیں ہیں، کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ جہنّم برحق ہے، اس کی آگ برحق ہے، قرآن وحدیث کی جہنّم کے بارے میں اور جنّت کے بارے میں جتنی بھی باتیں ہیں، وہ بالکل سچ ہیں۔

www.Sukkurvi.com

جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب

ایک روایت میں سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ (جہنّم سے) دو جوتیاں (نکال کر) ایک شخص کو پہنا دی جائیں گی، (وہ خود جہنّم میں نہیں

ہوگا، صرف اس کے پیروں میں جہنّم کی جوتیاں ہوں گی)، لیکن ان دو جوتیوں کی وجہ سے اس کے دماغ کی یہ حالت ہوگی کہ وہ ہانڈی کی طرح پک رہا ہوگا، اور اس کے پکنے اور اُبلنے کی آواز آس پاس کے لوگوں کو (صاف) سنائی دے گی، العیاذ باللہ، اس کی ڈاڑھیں انگارہ بنی ہوئی ہوں گی، اس کے ہونٹ شعلہ بنے ہوئے ہوں گے، اس کے پیٹ کی آنتوں اور قدموں سے اس آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی، اور وہ اپنے بارے میں یہ سمجھ رہا ہوگا کہ اسے جہنّم کا سب سے زیادہ ہولناک عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ اس کو سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا۔

ٹخنوں سے نیچے شلوار کرنے کا عذاب

صرف دو جوتیاں پہنانے کا یہ حال ہوگا، اور خدانخواستہ جس کے پیر اور ٹخنے ہی جہنّم کے اندر ہوں، تو اس کی کیا حالت ہوگی؟ اور کس کے دونوں ٹخنے جہنّم کے اندر ہوں گے؟ تو سنئے! وہ مسلمان مرد، جو نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی، گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی، دکان میں بھی، آفس میں بھی، فیکٹری میں بھی، کارخانے میں بھی، شہر میں بھی اور شہر کے باہر بھی، ہر جگہ اپنی شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے، اس کے دونوں پیر مع ٹخنوں کے جہنّم کے اندر ہوں گے، یہ بخاری

www.Sukkurvi.com

شریف کی حدیث سے ثابت ہے، جس کی احادیث کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں، کوئی مانے یا نہ مانے، یہ باتیں بالکل حق ہیں، کب تک ہم اس دنیا کی خاطر اپنے آپ کو جہنّم کے اندر داخل کرنے والے کام کرتے رہیں گے، سوچ لینا چاہئے! اور جو شخص سارا ہی جہنّم میں داخل ہوگا، اس کا کیا حال ہوگا؟۔

ہماری بے حسی

سرکارِ دو جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت کی بھی سیر فرمائی ہے اور جہنّم کی بھی سیر فرمائی ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر جہنّم سے کوئی ڈرانے والا نہیں ہے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو جہنّم سے بہت ڈرایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ میری مثال ایسی ہے کہ میں تمہیں زبردستی کھینچ کھینچ کر جہنّم سے بچاتا ہوں، اور تم ہو کہ ہاتھ چھڑا چھڑا کر زبردستی جہنّم میں داخل ہو رہے ہو۔

آپ کے جہنّم سے بچانے کی کوشش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بتا رہے ہیں کہ دیکھو! فلاں فلاں کام گناہ ہیں، یہ بھی گناہ ہے، یہ بھی گناہ ہے، اور یہ گناہ بھی دوزخ میں لے جانے والا

www.Sukkurvi.com

ہے، اور یہ گناہ بھی دوزخ میں لے جانے والا ہے، یہ کام حرام ہے، یہ نا جائز ہے، اس سے بچو، اس سے بچو، یہ سب دوزخ میں لے جانے والے کام ہیں، اور باوجود سننے کے اور باوجود جاننے کے ہمارے جُوں نہیں رینگتی، اور پھر دیدہ ودانستہ کبائر پہ کبائر کا ارتکاب کئے چلے جا رہے ہیں، معلوم ہے کہ یہ فعل حرام ہے، معلوم ہے کہ یہ ناجائز ہے، معلوم ہے کہ یہ خلاف شرع ہے، گناہ کبیرہ ہے، جہنّم کا عذاب خوفناک ہے، لیکن ماحول کی خاطر، دوستوں کی خاطر، بیوی کی خاطر، بہن، بھائیوں کی خاطر، احباب کی خاطر اپنے آپ کو جہنّم میں داخل کرنے والے کام کر رہے ہیں۔

جہنّم کے سات دروازے

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل امین، نبی اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے دریافت کیا کہ اے جبرئیل! جہنّم کے جو دروازے ہیں، وہ اسی طرح (ایک سطح پر کھلتے) ہیں، جس طرح ہمارے مکانات کے دروازے ایک سطح پر کھلتے ہیں، یا اوپر نیچے کھلتے ہیں؟ تو حضرت جبرئیل امین نے جواب دیا کہ دوزخ کے دروازے اوپر نیچے کھلتے ہیں، اور جہنّم سات منزلہ ہے، اور ہر دو

www.Sukkurvi.com

منزل کے درمیان سات ہزار سال کی مسافت ہے، ہر نچلی منزل بنسبت
اوپر والی منزل کے زیادہ شدید گرم ہے (اس طرح سب سے زیادہ
ہولناک عذاب ساتویں منزل میں ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اے جبرئیل! یہ ان سات منزلوں میں کون کون دوزخی داخل
کیے جائیں گے، اور رکھے جائیں گے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے عرض کیا کہ جہنم کی سب سے نیچے والی منزل میں منافقین کو ڈالا
جائے گا، اس کے بعد دوسری منزل میں مشرکین کو ڈالا جائے گا، تیسری
منزل میں صابیوں کو ڈالا جائے گا، قرآن کریم میں ہے: وَالصّٰبِئِیْنَ
وَالنَّصَارٰی یہ بھی ایک کافر فرقہ گزرا ہے، غرضیکہ اس میں صابی ڈالے
جائیں گے، چوتھی منزل میں مجوسیوں کو ڈالا جائے گا، یعنی آتش پرستوں
کو، اور مجوسیوں کا شعار ہے، ڈاڑھی منڈانا، مجوسیوں کا شعار ہے، موٹی
موٹی مونچھیں رکھنا، اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی ایسا کر کے کن
کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں؟ اور پانچویں منزل کے اندر یہودیوں کو
ڈالا جائے گا، اور چھٹی منزل میں عیسائیوں کو داخل کیا جائے گا، یہاں
تک بیان کر کے حضرت جبرئیل علیہ السلام خاموش ہو گئے، آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرئیل! ساتویں منزل کے بارے میں

www.Sukkurri.com

آپ نے کچھ نہیں بتایا کہ اس میں کون داخل ہوگا؟ جبرئیل امین علیہ السلام چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج اقدس سے واقف تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمّت پر بے انتہاء شفقت ہے، اور انکی ادنیٰ سی تکلیف آپ کے لئے ناقابلِ برداشت ہے، اس لئے آگے بیان کرنے سے خاموش ہوگئے، دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرئیل! ساتویں منزل کے رہنے والوں کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، تو جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھنا چاہتے ہیں تو بتلا دیتا ہوں، کہ اس درجہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے وہ مسلمان، جو دنیا میں گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرتے رہے، اور پھر بغیر توبہ کئے مر گئے، ان کو ساتویں منزل میں داخل کیا جائے گا، **العیاذ باللہ، العیاذ باللہ۔**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی بے ہوش ہوگئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئے تو فرمایا کہ اے جبرئیلِ! تم نے میری مصیبت بڑھا دی، اور میرے غم کو زیادہ کر دیا، کیا واقعی میری اُمّت کے گناہ کبیرہ کرنے والے اس میں داخل کئے جائیں گے؟ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا، ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے

www.Sukkurvi.com

وہ لوگ، جو کبیرہ گناہوں سے توبہ نہیں کریں گے، کبائر سے نہیں بچیں گے، اور توبہ نہیں کریں گے، اور بغیر توبہ کیے مرجائیں گے، وہ اس ساتویں منزل میں جہنّم کے اندر داخل کئے جائیں گے، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبرئیل امین بھی رونے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل! تم کیوں روتے ہو، تم تو روح الامین ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ میں کسی آزمائش میں اس طرح مبتلا نہ ہوجاؤں، جس طرح ہاروت وماروت مبتلا ہوئے تھے، مجھے اس آزمائش کے خوف نے رُلایا ہے، پھر اللہ پاک نے وحی بھیجی، اے جبرئیل! اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تم کو جہنّم سے دور کردیا ہے، لیکن پھر بھی بے خوف نہ رہنا۔

رحمۃ للعالمین، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارے جہنّم میں جانے کے غم سے رورہے ہیں اور ہم کبیرہ گناہ کرنے کے عادی ہورہے ہیں، اب رمضان شریف، دیکھئے! بالکل کنارے آلگا ہے، ہائے افسوس! ہم نے اب بھی خالص توبہ نہ کی، لہٰذا جلدی توبہ کریں۔

جہنّم کے سانپ اور بچھو

جہنّم کے بارے میں ایک روایت میں ہے کہ جہنّم کے اندر

www.Sukkurvi.com

سانپ اونٹ کی گردن کی طرح لمبے اور موٹے ہیں، اور بچھو خچر کی طرح ہیں، یعنی خچر کے برابر بچھو ہیں، اور اونٹ کی گردن کے برابر سانپ ہیں، اور وہ اہلِ جہنّم کا تعاقب کریں گے، اور ان کا پیچھا کریں گے، آگے جہنّمی دوڑ رہے ہوں گے، پیچھے پیچھے سانپ اور بچھو اور آخر یہ ان کو پکڑلیں گے، العیاذ باللہ، العیاذ باللہ، اور پیشانی کے بالوں سے دوزخیوں کو ڈسنا شروع کریں گے، اور پیر کے انگوٹھے تک ڈستے چلے جائیں گے، العیاذباللہ، اور یہ جب کسی کو ایک مرتبہ ڈسیں گے، تو چالیس سال تک وہ اس کی تکلیف محسوس کرتا رہے گا۔

جہنّم سے حق تعالیٰ کی پناہ کا طریقہ

اس جہنّم سے ماہ رمضان میں نبی اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگنے کی تاکید فرمائی ہے کہ رمضان شریف میں تم اللہ پاک سے جہنّم سے پناہ مانگو، جہنّم سے آزادی مانگو، جہنّم سے اپنی گردن آزاد کراؤ، اپنے گھر والوں، دوست واحباب، عزیز واقارب کے لئے گڑگڑا کر جہنّم سے آزادی کا پروانہ حاصل کرو، یہ پورا عشرہ جہنّم سے آزادی کا ہے، جس کا آج یہ آخری دن اور آخری دن کا آدھا دن باقی ہے، لہٰذا جلدی توبہ کریں، اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے

www.Sukkurvi.com

گناہ پر دل سے شرمندہ ہو، دل میں اپنے کئے پر پچھتائے نادم ہو، اس کا دل دکھے کہ ہائے! میں نے یہ کیسے گناہ کیا؟ ہائے! یہ گناہ مجھ سے کیوں ہوگیا؟ پھر ندامت میں ڈوب کر رونے والے کی سی شکل بنا کر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑائے، اور اس گناہ کی معافی مانگے، اور اس گناہ کو فوراً چھوڑ دے، یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کی ہے کہ توبہ کے اندر فی الحال گناہ چھوڑنا بھی ضروری ہے، پھر یہ عرض کرے کہ میرے اللہ! میں عہد کرتا ہوں کہ میں یہ گناہ نہیں کروں گا، اے اللہ! مجھے معاف کر دیجئے، یا اللہ! مجھ سے درگزر کردیجئے، اگر آپ نے مجھے نہ بخشا، تو میں کہیں کا نہ رہوں گا، توبہ کی اس حقیقت پر اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے اپنے کبائر سے مکمل توبہ کی ہی نہیں، رمضان شریف کا رحمت والا عشرہ گزر گیا، اور مغفرت والا عشرہ بھی گزر گیا، جہنم سے آزادی کا عشرہ کنارے لگنے والا ہے، لیکن ہم اب تک اپنے گناہوں سے پوری طرح باز نہیں آئے، جو جس گناہ میں مبتلا ہے، وہ زبان سے تو استغفر اللہ، استغفر اللہ کہتا ہے، لیکن دل میں کوئی تہیہ نہیں ہے، اس گناہ کو چھوڑنے کا، مثلاً ڈاڑھی مونڈنے کا فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہو رہا ہے، تو پورا رمضان جاری ہے، رمضان کے بعد بھی ہوتا رہتا ہے، تو پھر ہم نے

www.Sukkurvi.com

کہاں توبہ کی؟ مونچھیں موٹی موٹی رکھنے کا اگر طریقہ اپنایا ہے، تو رمضان گزرنے والا ہے، لیکن ہم نے ابھی تک اس سے توبہ نہیں کی، شلوار اگر ٹخنے سے نیچے رکھنے کا فیشن اپنایا ہے، تو رمضان شریف گزر رہا ہے، لیکن ہماری شلواریں بدستور ٹخنوں سے نیچے چل رہی ہیں، اگر ٹی وی دیکھنے کا گناہ اپنالیا ہے اور ننگی فلمیں دیکھنے کی عادت بنالی ہے، اور رمضان شریف کے لمحات میں بھی اپنے آپ کو اس لعنت سے نہیں بچایا، تو پھر ہم نے توبہ کہاں کی؟ اور آخر ہم توبہ کب کریں گے؟ اگر رمضان شریف بغیر توبہ کے گزر گیا تو جہنم تو سامنے ہی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کا خطرہ

دوسری طرف یہ خطرہ بھی ہے کہ کہیں سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا نہ لگ جائے کہ جس شخص نے رمضان شریف کا مہینہ پایا، اور رمضان شریف میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر اور توبہ کر کے، اور فرائض و واجبات ادا کر کے اپنی بخشش نہ کرا سکا، اور اللہ تعالیٰ کو راضی نہ کر سکا، تو ایسا شخص تباہ ہو جائے، برباد ہو جائے اور ہلاک ہو جائے، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بہت سے روزے رکھنے والے ایسے ہیں کہ

www.Sukkurvi.com

ان کے روزہ کے بدلہ میں فاقہ کے سوا کچھ نہیں، اور بعض (تراویح میں) رات کے جاگنے والے ایسے ہیں کہ ان کے لئے جاگنے کی مشقت کے سوا (اجر وثواب) کچھ نہیں، اس لئے کہ انہوں نے گناہوں کو نہیں چھوڑا، کبائر سے توبہ نہیں کی، رمضان شریف آیا، مگر بدستور کبائر میں مبتلا رہے، رمضان شریف گزرتا رہا، لیکن وہ گناہوں کے چھوڑنے کی طرف متوجہ نہ ہوئے، بعض نے تسبیح تو پڑھ لی، استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ کی اور جھوٹ موٹ کچھ توبہ بھی کرلی، لیکن دل سے اور روح نے توبہ نہیں کی۔

خالص توبہ اور چند گناہ

یاد رکھیے! اللہ پاک کے ہاں حقیقت معتبر ہوتی ہے، اللہ پاک اس کو دیکھتے ہیں کہ کس کے دل میں گناہوں کو چھوڑنے کی نیت ہے؟ کس کے دل میں جذبہ ہے؟ کون سچے دل سے اپنے کئے پر نادم ہے؟ کم تولنا، کم ناپنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، بدنظری کرنا، نامحرم عورتوں کو شہوت کے ساتھ قصداً دیکھنا، عید کارڈ بھیجنا، یہ سب گناہ ہے، یاد رکھیے! کہ عید کارڈ بھیجنا بھی ناجائز ہے، اور خصوصاً وہ عید کارڈ، جس کے اندر کسی جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو، جیسے کسی عورت یا مرد، یا کسی اداکار یا

www.Sukkurvi.com

کھلاڑی کی اس میں تصویر ہو، ایسے کارڈ خریدنا اور بھیجنا سب ناجائز ہیں، سادہ اور بغیر تصویر کا عید کارڈ بھیجنا بھی ناجائز ہے، اور تصویر والے میں ڈُہرا گناہ ہے، آپ دیکھئے کہ جس نے تراویح نہیں پڑھی، روزے نہیں رکھے، وہ عید کارڈ بھیجنے کے لئے تیار ہے، بلکہ بھیج بھی چکا ہوگا، خواتین کو دیکھئے! رمضان شریف آیا، لیکن انہوں نے بے پردگی سے توبہ نہیں کی، نہ ان کے باپ نے منع کیا، نہ ان کے بھائی نے، نہ ان کے شوہر نے کہا، اور نہ ان کے بیٹوں نے کہا کہ پردہ کرلیجئے، ہاں! تراویح پڑھ لی، روزے رکھ لیے، لیکن گناہوں کو نہ چھوڑا، برا نہ مانئے گا، بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ رمضان میں تو انہوں نے گناہوں کو چھوڑ دیا ہے، اور تھوڑی سی داڑھی بھی بڑھالی، اور دوسرے گناہوں سے بھی کچھ تھوڑا سا اپنے کو فی الحال بچالیا، لیکن دل میں یہی ہے کہ رمضان جیسے ہی گزرے گا، عید کی رات ہی ڈاڑھی کٹانی ہے، اور عید کی رات میں ہی سارے گناہ کرنے ہیں، جو رمضان المبارک سے پہلے جاری تھے، یہ تو بھائی اللہ پاک کو دھوکا دینے والی بات ہے، توبہ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتی ہے، مخلوق کے سامنے نہیں ہوتی، اور سچی توبہ کی علامت یہ ہے کہ انسان اس گناہ کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے، تو رمضان شریف گزرنے والا ہے، اگر اب تک بھی ہم نے غفلت سے کام لیا ہے، تو

www.Sukkurvi.com

عرض یہ ہے کہ اب بھی کچھ وقت باقی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں، گڑگڑا لیں، اور سچی توبہ کرلیں، تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے بھی بچ جائیں، اور اس ہولناک جہنّم سے بھی بچ جائیں، اور اپنے ظاہر کو بھی شریعت کے مطابق بنالیں، اپنے اخلاق شریعت کے مطابق اپنالیں، اپنے اعمال کو سنوار لیں، اور جن کبائر میں آج دنیا ڈوبی ہوئی ہے، اور ہم بھی ان میں سے بعض میں مبتلا ہیں، ان سے بچیں، اور اپنی جانوں پر رحم کھائیں، توبہ سے انسان جہنّم سے بچتا ہے، اور فرائض و واجبات ادا کرنے سے جنّت کا مستحق بنتا ہے۔

گناہوں سے بچنا ضروری ہے

اگر ہم نے روزے رکھ لئے ہیں، تراویح پڑھ لی ہے، زکوٰۃ دے دی ہے، عمرہ کرلیا ہے، حج کرلیا ہے، تو ایک پہلو ہم نے پورا کرلیا ہے، دوسرا پہلو، جو اس سے بھی اہم ہے، وہ باقی ہے، جس سے نہ بچنے کی صورت میں جہنّم میں جانے کا شدید خطرہ ہے، تو خدا کے لئے اب بھی کچھ وقت باقی ہے، اور میں یہ عرض کروں گا کہ آج تو عصر کے بعد مسجد میں دھرنا دے کر بیٹھ جائیں کہ یا اللہ! آج ہم آپ کے گھر سے اپنی بخشش کا پروانہ لے کر اٹھیں گے، آج ہم اپنے آپ کو جہنّم سے آزاد کر کے اٹھیں گے، بندے کی ذرا سی ندامت اور دل میں یہ تہیہ ہو کہ میں

www.Sukkurvi.com

آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا، کچھ بھی ہو جائے، میں یہ گناہ نہیں کروں گا، اور یہ بھی کہہ دیں کہ یا اللہ! اگر غلطی سے ہو بھی گیا تو پھر توبہ کرلوں گا، اور یہ بھی عرض کردیں کہ یا اللہ! مجھے اتنی قوت دے دیجئے، اور اتنا حوصلہ عطا فرما دیجئے کہ آج کی سچی توبہ پر مرتے دم تک قائم رہوں، یا اللہ! میرا ماحول اور میرے دوست، اعزہ اور اقرباء مجھے دوبارہ اس گناہ کی طرف مائل نہ کردیں، میں کمزور ہوں، میں آپ سے مدد چاہتا ہوں، مگر کوئی دل سے چاہے تو سہی، دل میں ندامت تو ہو، شرمندگی تو ہو۔

گناہ کو گناہ نہ سمجھنا

اب تو ہماری یہ حالت ہے کہ گناہ در گناہ کر رہے ہیں، لیکن گناہ کو گناہ نہیں سمجھ رہے، جتنے گناہ میں نے آپ کے سامنے بیان کئے ہیں، آپ سو آدمیوں سے پوچھیں گے، تو ننانوے لوگ غالباً ایسے ہی ملیں گے، جو کہیں کہ یہ تو کوئی گناہ ہی نہیں ہے، ''یہ سب چلتا ہے'' یہ ''ایمان شکن'' جملہ ہے، قیامت میں معلوم ہوگا کہ چلتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح یہ جملہ کہ اس میں کیا حرج ہے؟ یہ بھی بہت خطرناک جملہ ہے، اس میں یہی تو حرج ہے کہ دنیا کی خاطر ہم اتنے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کریں اور رمضان شریف بھی گزار دیں، اور پھر بھی ہم تائب نہ ہوں، حالانکہ ان گناہوں کا انجام جہنّم ہے، اس لئے آج عصر کے بعد

www.Sukkurvi.com

دھرنا دے کر بیٹھ جائیں اور سچی توبہ کرکے اٹھیں، اور سچی توبہ کرنے پر انشاء اللہ تعالیٰ جب ان سے مدد مانگیں گے، تو وہ مدد بھی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اپنی مدد مانگنے والوں کی ضرور مدد فرماتے ہیں، جب مدد مانگیں گے تو ضرور ان کی نصرت آئے گی، اور انشاء اللہ تعالیٰ استقامت نصیب ہوگی، اور گناہوں سے بچنا آسان ہوگا۔

گناہوں سے بچنا آسان ہے

حقیقت تو یہ ہے کہ بذاتِ خود گناہ سے بچنا کوئی مشکل نہیں ہے، یہ سب ہم نے مشکل بنا رکھا ہے:

جو آسان سمجھو تو آسانیاں ہیں
جو دشوار سمجھو تو دشواریاں ہیں

آخر میں حضرت مجذوبؒ کی ایک رباعی یاد آئی ہے، وہ سناتا ہوں:

جو کھیلوں میں تو نے لڑکپن گنوایا
تو بدمستیوں میں جوانی گنوائی
جو اب غفلتوں میں بڑھاپا گنوایا
تو بس یوں سمجھ زندگانی گنوائی

www.Sukkurvi.com

توجہ الی اللہ

بھائی! یہ زندگانی ختم ہونے والی ہے، نہ جانے کس وقت موت واقع ہو جائے؟ اس لئے ہوش میں آجانا چاہئے، اور اللہ پاک کو ناراض رکھنا بہت خطرناک چیز ہے، ہم میں سے کوئی بھی اللہ پاک کی ناراضگی برداشت نہیں کرسکتا، اوران کی ناراضگی گناہِ کبیرہ کے ارتکاب سے آتی ہے، اوران کی رضامندی فرائض وواجبات وغیرہ کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے، اس لئے ہم سب یہ تہیہ کرلیں اور عصر سے لے کر مغرب تک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، روتے رہیں، گڑگڑاتے رہیں، معافی مانگتے رہیں، شاید ہمارا یہ آخری رمضان ہو، اور جس وقت یہ رمضان رخصت ہو رہا ہو، تو شاید ہمیں بھی مغفرت کا، بخشش کا اور جہنّم سے آزادی کا پروانہ مل جائے، اللہ پاک ضرور ہم پر اپنا کرم فرمائیں، اور اپنے فضل سے ہم کو دوزخ سے آزاد فرمائیں، اور جنّت الفردوس عطا فرمائیں، آمین۔

شب عید کی فضیلت اور ہمارے گناہ

عن ابی امامة عن النبی ﷺ قال: من قام لیلتی العیدین محتسبا لم یمت قلبه یوم تموت القلوب. (رواه ابن ماجه)

www.Sukkurvi.com

ترجمہ

''حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دونوں عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا، تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا، جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے''۔

عید الفطر اور بقر عید کو زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ان راتوں میں عبادتِ الٰہی میں مشغول رہیں، اور ذکر و تسبیح، صلۂ رحمی، نیک لوگوں کی ہم نشینی میں اس وقت کو پورا کریں، اہل وعیال کے ساتھ انس و محبت سے پیش آئیں، عزیز و اقارب سے میل ملاقات اور حسنِ سلوک کریں، یہ سب کارہائے خیر ہیں، ان کو کریں، اور دیگر عبادات میں ان راتوں کو گزاریں۔

اور یہ جو فرمایا گیا کہ ان راتوں میں عبادت کرنے والے کا دل مردہ نہ ہوگا، اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن میں جب ہر طرف خوف و ہراس اور دہشت اور گھبراہٹ پھیلی ہوگی، لوگ بدحواس اور مدہوش ہوں گے، اور خوف کے مارے ان کی نشہ کی سی کیفیت ہوگی، حالانکہ انہیں نشہ نہیں ہوگا، لیکن عذابِ الٰہی ایسی سخت چیز ہے، جس سے لوگوں کی یہ حالت ہوگی، ایسے قیامت خیز دن میں حق تعالیٰ

www.Sukkur.com

شانہ اس بندہ کو نعمتوں سے بھرپور اور باسعادت زندگی بخشیں گے، خوف وہشت کا دور دور تک کوئی نشان نہ ہوگا، ہر بھلائی اس کے قدم چومے گی، اس پر رحمت ہی رحمت برستی ہوگی، اور وہ بہت پر لطف اور پر مسرّت زندگی میں مگن ہوگا۔ (حاشية الترغيب والترهيب)

حق تعالیٰ ہمیں بھی یہ نصیب فرمائیں، آمین۔

اس لئے عید کی شب بڑی مبارک اور باسعادت رات ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے، اور اس کی قدردانی یہی ہے کہ اس رات کو کثرتِ ذکرُ اللہ اور درود شریف میں اور دیگر عبادات میں لگ کر گزارنا چاہئے، ساری رات نہ جاگ سکیں تو جتنی رات آسانی سے جاگ کر عبادت کر سکیں، اتنا ہی کرلیں، کم از کم عشاء اور فجر کی نماز تو ضرور ہی تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کریں، اور درمیان میں جتنی دیر ذکر و عبادت کر سکیں، وہ کریں، پھر سو جائیں، اتنا کرنے پر بھی امید ہے کہ حق تعالیٰ محروم نہ فرمائیں گے، حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے نمازِ عشاء اور نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کی یہ فضیلت ارشاد فرمائی ہے:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا

www.Sukurvi.com

صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ (صحیح مسلم)

ترجمہ

''جس شخص نے نمازِ عشاء باجماعت ادا کی تو گویا اس نے نصف شب اللہ کی بندگی اور عبادت میں گذاری، اور جس نے نمازِ فجر بھی باجماعت ادا کر لی تو گویا وہ رات بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا''

پانچ مبارک راتیں

عن معاذبن جبلؓ عن النبی ﷺ قال قال رسول الله ﷺ : من أحياالليالی الخمس وجبت له الجنة ليلة التروية وليلة عرفة وليلة النحر وليلة الفطر وليلة النصف من شعبان.

(رواه الاصبهانی)

ترجمہ

''حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (ذکر وعبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں، اس کے لئے جنّت واجب ہوگئی، (وہ پانچ راتیں یہ ہیں:)

(۱)...آٹھ ذی الحجہ کی رات

(۲)....عرفہ کی رات

(۳)....بقرعید کی رات

www.Sukkurvi.com

(۴)....عید الفطر کی رات

(۵).... پندرہویں شعبان کی رات"۔ (کذافی الترغیب)

حدیث بالا میں ان پانچ راتوں کی ایک خاص فضیلت یہ بتلائی گئی ہے کہ جو شخص کوشش کر کے ان راتوں کو جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، جن میں شبِ عیدُ الفطر بھی داخل ہے، اور حق تعالیٰ کی عبادت واطاعت میں لگا رہے، تو ایسے شخص کی اس محنت کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں صرف اور صرف جنّت ہے، سال بھر کی سینکڑوں راتوں میں سے صرف ان پانچ راتوں میں جاگنا اور عبادت میں لگنا کوئی بہت زیادہ کٹھن اور مشکل کام نہیں ہے، دنیا کے معمولی نفع اور فائدے کے لئے ہم بیسیوں راتیں جاگ کر گزار دیتے ہیں، چنانچہ چوکیداری کرنے والے چند پیسوں کی خاطر راتیں جاگ کر گزار دیتے ہیں، کپڑا بنانے والی ملوں میں ملازم تمام رات ڈیوٹی ادا کرتے ہیں، غور کرنے سے اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں مل جائیں گی، تو کیا آخرت کے ہولناک دن کی ہولناکی سے بچنے، پاکیزہ زندگی حاصل کرنے اور مقام جنّت پانے کے لئے ہم نہیں جاگ سکتے، اور عبادت نہیں کر سکتے؟ ضرور کر سکتے ہیں، تو فوراً کمربستہ ہو جائیں، نفس وشیطان کا مقابلہ کریں، اور ان قیمتی راتوں کو ضائع اور برباد نہ کریں، ذکر وتسبیح،

www.Sukkurvi.com

عبادت واطاعت اور دیگر کارہائے خیر سے جہاں تک ہو سکے، ان مبارک راتوں کو زندہ رکھیں۔

شبِ عید کی ناقدری

گذشتہ احادیث سے ثابت ہوا کہ عیدُ الفطر کی شب بھی ایک اہم رات ہے، جس کے تفصیلی فضائل اوپر بیان ہو چکے، مگر افسوس! ہم نے ان سب برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کیا ہوا ہے، اور نہ صرف محروم، بلکہ اس مبارک شب کو طرح طرح کی لغویتوں، فضول باتوں، لایعنی کاموں اور طرح طرح کے گناہوں میں گزارا جاتا ہے، جس کی چند مثالیں یہ ہیں:

☆ ...... بعض لوگ یہ مبارک رات مختلف کھیلوں میں مصروف ہو کر گزارتے ہیں، مثلاً شطرنج، چوسر، لوڈو، کیرم بورڈ اور دیگر ہار جیت والے کھیل، جن میں شطرنج اور چوسر تو حرام ہی ہیں، اور باقی کھیل بھی شرائط جواز مفقود ہونے کی بناء پر ناجائز ہوتے ہیں، بالفرض! اگر کوئی کھیل جائز بھی ہو، تب بھی یہ مبارک رات لہو ولعب کے لئے نہیں، عبادت واطاعت کے لئے ہے، اس کو عبادت ہی میں مشغول رکھنا چاہئے، جائز اور مباح کھیلوں سے بھی اجتناب کرنا لازم ہے۔

www.Sukkurvi.com

☆...... بہت سے لوگ ٹی وی کے پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں، حالانکہ ٹی وی متعدد مفاسد اور بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے، جس کی بناء پر اس کو دیکھنا جائز نہیں، خواہ پروگرام مذہبی ہو یا تعلیمی نوعیت کا ہو، پھر اس مقدس شب میں اس لعنت میں مبتلا ہونا اس کے گناہ کو اور بھی سخت کر دیتا ہے، اس لئے اس نامراد چیز سے بالعموم، اس مبارک شب میں بالخصوص اجتناب کرنا لازم ہے۔

☆...... بعض لوگ اس مبارک رات میں بازاروں کی سجاوٹ، چمک دمک، خریداروں کی کثرت دیکھنے کے لئے بازاروں میں تفریح کرتے ہیں، اور اس طرح رات کا اکثر و بیشتر حصہ ضائع کرتے ہیں، جبکہ بازار روئے زمین پر حق تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ بدتر اور مبغوض ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ بازار اکثر گناہوں کا اور بڑے بڑے گناہوں کا مرکز ہیں، مثلاً عورتوں کا بن سنور کر بے پردہ خرید و فروخت کرنا اور بازاروں میں گھومنا، گانا بجانا عام ہونا، دھوکا، فریب، جھوٹ، غیبت، گالم گلوچ، لڑائی جھگڑا ہونا، کم تولنا اور کم ناپنا، ملاوٹ وغیرہ کرنا، اس لئے بازار میں تمام گناہوں سے حتیٰ الامکان بچتے ہوئے ضرورت کے وقت بقدرِ ضرورت ہی جانا چاہیے،

www.Sukkurvi.com

ورنہ بلا ضرورت بازاروں میں تفریح کرنے والے بھی طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس طرح اس مبارک رات میں بجائے کچھ حاصل کرنے کے اور گناہوں میں مشغول ہونا، اور حق تعالیٰ کی سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہ میں بلا ضرورت جانا، اپنے آپ کو حق تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم کرنا ہے۔

☆......بعض لوگ اس رات کو ہوٹلوں میں ٹھنڈے گرم مشروبات پینے میں مصروف ہو کر اور گھنٹوں اِدھر اُدھر کی فضول باتوں، بلکہ گناہ کی باتوں میں مشغول ہو کر اس مقدس شب کا بہترین اور اکثر حصہ ضائع کرتے ہیں، جو سراسر محرومی ہے، اور گناہوں کا ارتکاب جدا ہے۔

☆......بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں، جنہیں اس شب کی عظمت و فضیلت ہی کا علم نہیں، اس لئے وہ بھی رات میں ذکر و فکر، عبادت اور تسبیح و مناجات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، اس طرح وہ اپنی جہالت و نادانی سے بیسیوں راتیں گنوا چکے ہیں، اور ان کی اس جہالت نے انہیں آخرت کے ثوابِ عظیم سے محروم کیا ہوا ہے، جو بڑے ہی خسارہ کی بات ہے۔

☆......بعض لوگ جنہیں اس رات کی عظمت و فضیلت کا علم

www.Sukkurvi.com

ہے، دین اور علمِ دین سے ان کو نسبت ہے، دیکھا جاتا ہے کہ وہ بھی اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، اگر کوئی غلطی سے انہیں اس طرف توجہ دِلائے تو فوراً جواب ملتا ہے کہ اس رات میں جاگنا کوئی فرض وواجب نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا یہ سب ترغیبات فضول ہیں؟ اور اسی قابل ہیں کہ انہیں غیر فرض قرار دے کر رد کر دیا جائے، آخر ان ترغیبات کا کون مکلّف ہے؟ اہلِ علم تو انہیں غیر ضروری قرار دے کر ٹھکرا دیں، اور عوام اپنی جہالت اور ناواقفیت کی بناء پر اہتمام نہ کریں، تو پھر اُمّت میں کون اس پر عمل کرے گا؟ ذرا بتلایئے! آخرت کے اتنے عظیم ثواب اور رضائے الٰہی اور حصول جنّت سے اپنے آپ کو محروم کرنا، کیا کوئی خسارہ کی بات نہیں؟ اور کیا یہ چیزیں آپ حاصل کر چکے ہیں؟ اگر نہیں، تو ایسے استغناء سے پناہ مانگئے اور استغفار کیجئے۔

☆...... بعض تاجر اس شب میں دنیاوی مصروفیت کو کم کرنے کی بجائے اور بڑھا لیتے ہیں، اور اس میں اس قدر منہمک اور مصروف ہوتے ہیں کہ بسا اوقات اس دھن میں فرض نمازیں بھی قربان ہو جاتی ہیں، جو کسی طرح بھی جائز نہیں، ایسے تاجر اگر کاروباری مصروفیت کم

www.Sukkurvi.com

نہیں کر سکتے، اور اس رات کو ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت میں نہیں گزار سکتے، تو کم از کم فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے اور چلتے پھرتے ذکر و دعا کے ذریعہ کسی نہ کسی درجہ میں وہ بھی اس شب کی فضیلت حاصل کر سکتے ہیں۔

بات اصل میں فکر اور قدر و قیمت کی ہے، جس کے دل میں ذرا بھی اہمیت ہے اور فکر ہے، وہ سخت سے سخت مشغولیت میں اس فضیلت کو حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا، اور جس کو طلب نہیں، بلکہ دنیا اور دنیاوی منافع ہی اس کی نظر میں اصل مقصود ہیں، تو اس کے دل میں ان باتوں سے اعتراض ہی پیدا ہوگا، اور اس کا نفس طرح طرح کے حیلے بہانے پیش کر کے بالآخر اس کو اس شب کی برکات سے محروم کر دے گا، حق تعالیٰ محفوظ رکھیں، آمین۔

عید کو برباد نہ کیجئے

عیدُ الفطر کا دن مسلمانوں کے لئے بڑی مسرّت اور خوشی کا دن ہے، اور یہ خوشی اس بناء پر ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے رمضان شریف کے دنوں میں روزے رکھنے کی توفیق بخشی، اور راتوں میں تراویح ادا کرنے اور اس میں کلام الٰہی پڑھنے اور سننے کی سعادت

www.Sukkurvi.com

عطا فرمائی، حق تعالیٰ کے نزدیک عید کا دن اور عید کی رات دونوں ہی بہت مبارک اور فضیلت والے ہیں، جس کا اندازہ آپ کو آنے والی حدیث سے ہوگا۔

عید میں مغفرت وانعام

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جنّت کو رمضان شریف کے لئے خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان کی خاطر آراستہ کیا جاتا ہے، پھر جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے، جس کا نام مثیرہ ہے، جس کے جھونکوں کی وجہ سے جنّت کے درخت کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں، جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی۔

حوروں سے منگنی

پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنّت کے بالاخانوں کے درمیان کھڑی ہوکر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا؟ تا کہ حق تعالیٰ شانہ اس کو ہم

www.Sukkurwi.com

سے جوڑ دیں، پھر وہی حوریں جنّت کے داروغہ ''رضوان'' سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے؟ وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے، جنّت کے دروازے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لئے (آج) کھول دیے گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ ''رضوان'' سے فرمادیتے ہیں کہ جنّت کے دروازے کھول دے، اور مالک (جہنّم کے داروغہ) سے فرمادیتے ہیں کہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے روزہ داروں پر جہنّم کے دروازے بند کردے، اور جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ، اور سرکش شیاطین کو قید کرو، اور گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو، کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔

مغفرت کی صدا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگنے والا، جس کو میں عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے

www.Sukkurvi.com

والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کون ہے جو غنی کو قرض دے؟ ایسا غنی جو نادار نہیں، ایسا پورا پورا ادا کرنے والا، جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنّم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں، جو جہنّم کے مستحق ہو چکے تھے، اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے، تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنّم سے آزاد کئے گئے تھے، ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں۔

فرشتوں کا نزول

جس رات شبِ قدر ہوتی ہے، تو حق تعالیٰ شانہ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے، جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں، جن میں سے ایک بازو کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں، جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو، اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں، اور ان کی

www.Sukkurvi.com

دعاؤں پر آمین کہیں، صبح تک یہی حالت رہتی ہے، جب صبح ہو جاتی ہے، تو جبرئیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو۔

چار افراد کی بخشش نہیں

فرشتے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے مؤمنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی، اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرما دیا، صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد فرمایا:

(۱)..... ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو۔

(۲)..... دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو۔

(۳) ..... تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا ہو، اور ناطہ توڑنے والا ہو۔

(۴) چوتھا وہ شخص، جو کینہ رکھنے والا اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔

www.Sukkurwi.com

عید کی صبح یقینی مغفرت

پھر جب عیدُ الفطر کی رات ہوتی ہے، تو اس کا نام آسمانوں پر "لیلۃ الجائزہ" (انعام کی رات) سے لیا جاتا ہے، اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں، وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور ایسی آواز سے، جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے، پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت! اس رب کریم کی بارگاہ کی طرف چلو، جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے، اور بڑے بڑے قصور معاف کرنے والا ہے، پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف چلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کہ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا، جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے، تو حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے ان کے رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی، اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزت کی

www.Sukkurvi.com

قسم! میرے جلال کی قسم! آج کے دن اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کروگے، عطا کروں گا، اور دنیا کے بارے میں جو سوال کروگے، اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم! جب تم میرا خیال رکھوگے، میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اوران کو چھپاتا رہوں گا)، میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا، بس! اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کردیا، اور میں تم سے راضی ہوگیا، پس فرشتے اس اجروثواب کو دیکھ کر، جو اس اُمّت کو عیدالفطر کے دن ملتا ہے، خوشیاں مناتے ہیں اور کِھل جاتے ہیں، اللھم اجعلنا منھم۔

(فضائلِ رمضان)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عیدالفطر کی شب اور اس کا دن انعاماتِ الٰہی کی وصولی اور اللہ کی خوشنودی حاصل ہونے کا مبارک دن ہے، مگر افسوس! کہ ہم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اور تعجب یہ ہے کہ ایسی باتوں کو ہم گناہ بھی نہیں سمجھتے، جو اور بھی خطرناک بات ہے۔

www.Sukkurvi.com

یہاں ذیل میں کچھ ایسی ہی چند باتیں عرض کرتا ہوں، صرف اس امید پر کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ توجہ سے ان باتوں کو پڑھے اور اسے عمل کی توفیق ہو جائے، حق تعالیٰ ہم سب کو ان منکرات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین ثم آمین۔

عید کارڈ

ہمارے معاشرے میں عیدین کے موقع پر بالخصوص عیدُ الفطر میں عید کارڈ بھیجنے کا بہت ہی رواج ہے، ہر خاص وعام، پڑھا لکھا یا جاہل عید کارڈ بھیجنے کا اہتمام کرتا ہے، اور ایک نہیں، متعدد کارڈ بھیجتا ہے، اور خوبصورت سے خوبصورت کارڈ روانہ کرتا ہے، عید الفطر آنے سے ہفتوں پہلے بک اسٹالوں کا چکر لگانا شروع کر دیتا ہے، جہاں رمضان ہی سے نت نئے عید کارڈ فروخت کے لئے موجود ہوتے ہیں، جن میں اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ ہر قسم کے ہوتے ہیں، اور اعلیٰ سے اعلیٰ قیمتوں والے کارڈ بھی ہوتے ہیں، انہیں خریدنے اور ارسال کرنے کو نہ کوئی گناہ سمجھتا ہے، اور نہ خلاف شریعت، بلکہ اس کو اظہار مسرت اور عید کی مبارکباد کا ایک جدید اور مہذب طریقہ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ عید کارڈ میں سراسر اسراف ہے، جو قرآن وسنت کی رو سے گناہ ہے،

www.Sukkurvi.com

اور یہ انگریزوں کے کرسمس کارڈ کی نقل بھی ہے، جبکہ کافروں اور خدا کے باغیوں کی نقل اتارنا گناہِ عظیم ہے، اور بھی اس میں قباحتیں ہیں جن کی بناء پر عید کارڈ بھیجنا جائز نہیں، چنانچہ عید کارڈ میں مزید گناہ کی باتیں یہ ہیں:

بہت سے عید کارڈ جانداروں کی تصاویر پر مشتمل ہوتے ہیں، مثلاً کسی میں طوطا، کسی میں بگلا، کسی میں کوئی دوسرا خوبصورت پرندہ یا جانور بنا ہوا ہوتا ہے، جبکہ جانداروں کی تصاویر کھینچنا، بنانا اور دیکھنا اور پسند کر کے دوسرے شخص کے پاس بھیجنا گناہ ہی گناہ ہے۔

بعض عید کارڈ ایسے بھی ہوتے ہیں، جس میں عریاں یا نیم عریاں عورتوں کی رنگین تصاویر ہوتی ہیں، جن کو دیکھنا، چھاپنا سب گناہ ہے، ان کو خرید کر بھیجنا اور بھی بڑا گناہ ہے۔

بعض عید کارڈ آیاتِ قرآنی پر مشتمل ہوتے ہیں، اور جب عید کارڈ وصول ہو جاتا ہے تو اس کو دیکھنے کے بعد ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیا جاتا ہے، یا کسی اور جگہ ڈال دیا جاتا ہے، جس سے آیاتِ الٰہی کی بے ادبی اور سخت بے حرمتی ہوتی ہے، جو بلاشبہ گناہ ہے۔

پھر عید کارڈ بھیجنے والوں کا آپس میں اعلیٰ سے اعلیٰ عید کارڈ

www.Sukkurwi.com

بھیجنے کا مقابلہ ہوتا ہے، ہر شخص دوسرے سے بہتر اور عمدہ عید کارڈ بھیجنے کی کوشش کرتا ہے، تاکہ اس کے عید کارڈ کی سب سے زیادہ تعریف اور تذکرہ ہو، یہ کھلی ریاکاری ہے، جو گناہِ عظیم ہے، اور گناہ کے کام میں مسابقت اور مقابلہ اس کی سنگینی کو اور بڑھادیتا ہے۔

پھر جو شخص گھٹیا عید کارڈ بھیجتا ہے، یا نہیں بھیجتا، اس کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، حالانکہ اوّل تو کسی کو طعنہ دینا خود گناہِ عظیم ہے، پھر ایک گناہ کی بات پر دوسرے کو طعنے دے کر مجبور کرنا یا ابھارنا اور بھی گناہ کی بات ہے۔

بعض جگہ عید کارڈ بھیجنے میں اَدلہ بدلہ کا تصور بھی کارفرما ہوتا ہے، آپ نے بھیجا تو دوسرا بھی بھیجے گا، اگر آپ نے نہ بھیجا تو دوسرا بھی نہیں بھیجے گا، اور گناہ میں اَدلہ بدلہ بھی گناہ ہے، اور گلہ شکوہ بھی برا ہے۔

بعض عید کارڈ ان ظاہری خرافات سے خالی ہوتے ہیں، مثلاً کسی میں گلاب کے خوبصورت پھول ہوتے ہیں، بعض میں حضرات اہل بیتؓ کے نام درج ہوتے ہیں، بعض میں حرمین شریفین کے فوٹو اور خوبصورت باغات اور سینریاں بنی ہوتی ہیں، ان میں جانداروں کی تصاویر نہیں ہوتیں، لیکن ایسے عید کارڈ بھی اسراف اور تبذیر اور غیر

www.Sukkurvi.com

مسلموں کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز ہیں۔

عید کارڈ بھیجنے میں یہاں تک غلو ہو چکا ہے کہ ہزاروں بندگانِ خدا روزہ کی نعمت سے محروم ہیں، اور صدقۃُ الفطر ادا نہیں کرتے، لیکن عید کارڈ قیمتی سے قیمتی خریدنا اور احباب کو روانہ کرنا نہیں بھولتے کہ جیسے یہ بھی کوئی فرض ہے، کس قدر غفلت اور گناہ کی بات ہے!۔

بعض لوگ ٹیلیفون اور تار کے ذریعے عید کی مبارکباد دینا ضروری تصور کرتے ہیں، حالانکہ اس کو ضروری سمجھنا صحیح نہیں، یہ محض ایک رسم ہے۔

اسی طرح لوگوں کا بے شمار گناہوں کے ساتھ عید کارڈوں میں ہزاروں، لاکھوں روپیہ ضائع و برباد ہو جاتا ہے، جو بلاشبہ اسراف و تبذیر میں داخل ہے، اور گناہ در گناہ ہے، اگر اتنی رقم غرباء و فقراء اور مساکین میں خرچ کی جائے تو کتنے ہی تنگ دست گھرانے خوشحال ہو جائیں، بیمار تندرست ہو جائیں، روزی کے محتاج برسرِ روزگار ہو جائیں، حق تعالیٰ فہمِ صحیح عطا فرمائیں، اور اس گناہِ عظیم سے بچنے کی توفیق بخشیں، آمین۔

عید کی تیاری

ایک فتنہ عید کی تیاری کا ہے، جو عیدُ الفطر میں زیادہ اور بقر عید

www.Sukkurvi.com

کے موقع پر کچھ کم برپا ہوتا ہے، عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے بلاشبہ مسرت کا دن قرار دیا ہے، اور اتنی بات بھی شریعت سے ثابت ہے کہ اس روز جو بہتر سے بہتر لباس کسی شخص کو میسّر ہو، وہ لباس پہنے، لیکن آج کل اس غرض کے لئے جن بے شمار فضول خرچیوں اور اسراف کے سیلاب کو عیدین کے لوازم میں سمجھ لیا گیا ہے، اس کا دین وشریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

آج یہ بات فرض وواجب سمجھ لی گئی ہے کہ کسی شخص کے پاس مالی طور پر گنجائش ہو یا نہ ہو، لیکن وہ کسی نہ کسی طرح گھر کے ہر فرد کے لئے نئے سے نئے جوڑے کا اہتمام کرے، گھر کے ہر فرد کے لئے جوتے، ٹوپی سے لے کر ہر چیز نئی خریدے، گھر کی آرائش وزیبائش کے لئے نت نئے سامان فراہم کرے، دوسرے شہروں میں رہنے والے اعزہ واقارب کو قیمتی کارڈ بھیجے، اور تمام امور کی انجام دہی میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ایک متوسط آمدنی رکھنے والے شخص کے لئے عید اور بقر عید کی تیاری ایک مستقل مصیبت بن چکی ہے، اس سلسلہ میں وہ اپنے گھر والوں کی فرمائشیں پوری کرنے کے لئے جائز

www.Sukkurvi.com

ذرائع کو ناکافی سمجھتا ہے، تو مختلف طریقوں سے دوسروں کی جیب کاٹ کردہ روپیہ فراہم کرتا ہے، تاکہ ان غیر متناہی خواہشات کا پیٹ بھر سکے۔

اور اس عید کی تیاری کا کم سے کم نقصان تو یہ ہے کہ رمضان اور خاص طور سے آخری عشرے کی راتیں اور اسی طرح ذی الحجہ کے پہلے عشرے کی راتیں بالخصوص عید اور بقرعید کی شب، جو گوشۂ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے عرض و مناجات اور ذکر و فکر کی راتیں ہیں، وہ سب بازاروں میں گزرتی ہیں۔

مصافحہ کی فضیلت

سب سے پہلے مصافحہ اور معانقہ سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ ہوں:

حدیث

حضرت حذیفہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً جب ایک بندۂ مومن دوسرے بندۂ مومن سے ملاقات کرتا ہے، پھر اس کو سلام کرتا ہے، اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے، تو دونوں

www.Sukkurvi.com

کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں، جس طرح درخت کے پتے (موسم خزاں میں خشک ہوکر گرجاتے ہیں)

(الترغیب والترہیب: ۴۳۶/۳)

حدیث

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں (اور) پھر باہم مصافحہ کرتے ہیں، تو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے پہلے ان کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

(رواہ الطبرانی فی الأوسط، والترغیب والترہیب: ج۳ ص۴۳۶)

مصافحہ سلام کا تکملہ ہے

حدیث

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے آپس کے سلام کی تکمیل (سلام کے بعد) مصافحہ کرنا ہے۔ (رواہ الترمذی، مشکوۃ ۷۶)

معانقہ سفر سے آنے پر ہے

حدیث

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے: وہ فرماتی ہیں کہ زید بن

www.Sukkurvi.com

حارثہؓ (کسی سفر سے) مدینہ منورہ آئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے تشریف لائے، اور دروازہ کھٹکھٹایا، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے آنے کی خوشی میں) کھلے بدن کے ساتھ (جب کہ ستر چھپا ہوا تھا) ایک چادر اپنے بدن پر ڈالتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوئے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: بخدا! میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کسی کا استقبال کرتے ہوئے نہ کبھی اس سے پہلے دیکھا اور نہ کبھی اس کے بعد، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ سے معانقہ کیا اور بوسہ لیا۔ (رواہ الترمذی، مشکوۃ: ص ۴۰۲)

www.Sukkurvi.com

حدیث

حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے ان کے حبشہ سے واپسی کے قصہ میں منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم حبشہ سے نکلے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں پہنچ گئے، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے اور مجھ سے معانقہ کیا۔ (مشکوۃ: ص ۴۰۲)

مصافحہ اور معانقہ میں صحابہ کرامؓ کا عمل

حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رحمۃ للعٰلمین

حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جب آپس میں ملاقات کرتے،تو مصافحہ کرتے، اور جب کسی سفر سے واپس لوٹتے، تو معانقہ کیا کرتے تھے۔

(رواہ الطبرانی،الترغیب والترھیب ج ۳ص ۴۳۳)

ان احادیث سے اوران جیسی دیگراحادیث سے یہ ثابت ہوا کہ مصافحہ اور معانقہ کرنے میں حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپس میں ملاقات ہوتی،تو پہلے سلام کرتے اورسلام کے بعدمصافحہ کرتے،اور جب سفر سے آتے،تومعانقہ کرتے،مصافحہ اورمعانقہ کا کوئی خاص وقت یادن مقرر نہ تھا،بس اسی طرح بالکل اسی تفصیل سے مصافحہ کرنا اور معانقہ کرنا مسنون ومستحب اور کارِثواب ہے،اس پر عمل کرنا چاہیئے،اسے نہ کوئی روک سکتا ہے،نہ کسی کی مجال ہے۔؟

عید کے دن گلے ملنا

چنانچہ اگرکوئی شخص مصافحہ اور معانقہ کوعید کے دن خاص عید کی سنّت یا عید کی وجہ سے لازم اورضروری نہ سمجھے،اور پھرعید کے دن اتفاقاً بوقتِ ملاقات سلام کر کے مصافحہ کرے،تو کوئی مضائقہ نہیں،یا جوعزیز

یا رشتہ دار یا دوست عید کے دن سفر سے آئے، اور سفر سے آنے کی بناء پر اس سے گلے ملے، تو بھی نہ صرف جائز، بلکہ سنّت ہے، لیکن عید کے دن مصافحہ اور معانقہ کو عید کی سنّت سمجھنا یا واجب جاننا اور خاص عید کی وجہ سے اس کا اہتمام کرنا، جیسا کہ عام طور پر رواج ہے، تو ایسا مصافحہ اور معانقہ بلاشبہ ناجائز ہے، اور اس کو ترک کرنا ضروری ہے، کیونکہ کسی دلیل شرعی سے اس کا ثبوت نہیں ہے، اور ہمارے اکابر رحمہم اللہ نے اسی پہلو سے اس کو بدعت قرار دیا ہے۔

عید کی مبارکبادی

عید کی مبارکبادی کے بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ کسی صحیح اور مستند حدیث سے ثابت نہیں، اور شروع ہی سے اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ اس میں علماء کے پانچ اقوال ہیں:

(۱) جائز (۲) مباح (۳) مندوب (۴) مکروہ (۵) بدعت

لہٰذا اگر عید کی مبارکبادی تمام منکرات سے خالی ہو، مثلاً نہ اس کو سنّت سمجھا جائے، اور نہ فرض وواجب کی طرح ضروری سمجھا جائے، اور نہ فرض وواجب کا سا اس کے ساتھ معاملہ کیا جائے، اور جو اس کا اہتمام نہ کرے، اس کو برا بھلا نہ کہا جائے، اور نہ اس کو ٹیڑھی،

www.Sukkurvi.com

ترچھی نگاہوں سے دیکھا جائے، اور جب ملاقات ہوتو پہلے باقاعدہ مسنون سلام کیا جائے، اس کے بعد تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکَ یا اس کے ہم معنی کوئی دوسرا لفظ جیسے (عید مبارک) ہے، کہہ دیا جائے، تو جائز اور دعا ہونے کی بناء پر باعث ثواب ہے، لیکن اگر اس میں حد سے تجاوز کیا جائے، مثلاً سنّت سمجھا جائے، یا فرض وواجب کی طرح اس کو ضروری سمجھا جائے، اور اس طرح اس کا جو درجہ ہے، اس سے اس کو بڑھا دیا جائے، تو پھر مکروہ وممنوع ہے۔

www.Sukkurvi.com

عید کی سویّاں

حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن عیدگاہ طاق مرتبہ (یعنی تین، پانچ، سات، نو) چھوہارے کھا کر تشریف لے جاتے تھے۔

(جمع الفوائد: ج ا ص ۲۸۳)

علماء اور فقہاء رحمہم اللہ نے اس حدیث کو اور اس جیسی دیگر احادیث کو سامنے رکھ کر فرمایا ہے کہ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے طاق مرتبہ کھجور یا چھوہارے کھا کر جانا افضل ہے، اگر کھجوریں

موجود نہ ہوں، تو کوئی دوسری میٹھی چیز کھالیں، میٹھی چیز بھی نہ ہو تو جو چیز بھی ہو، وہی کھالیں، اور اگر بغیر کچھ کھائے پیئے کوئی شخص نمازِ عید کے لئے چلا جائے، تب بھی کچھ گناہ نہیں، ملاحظہ ہو:

فی الطحطاوی علی مراقی الفلاح: وندب أن یکون المأکول تمرا إن وجد وأن یکون عدده وترا ولو لم یأکل قبلها لا یأثم...إلی قوله: ویأکلهن وترا ومن ثم استحب بعض التابعین أن یفطر علی الحلو مطلقا کالعسل فإن لم تیسر التمر أکل حلوا غیره کما ذکرنا، فإن لم تیسر تناول ما تیسر.

(ص ۶۸۸، ۶۸۹، کذا فی الشامی ج ۱ ص ۵۵۶)

اس تفصیل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شریعت میں کوئی خاص چیز معین ومقرر نہیں ہے، وقت پر جو چیز بھی مل جائے، کھالیں، کھجور یا چھوہارے یا اور کوئی میٹھی چیز کھالینا بہتر ہے، یہ نہ ہو تو کوئی اور چیز، خواہ وہ نمکین ہی ہو، وہ کھالیں، اور اگر کچھ نہ کھائیں، تب بھی کوئی حرج نہیں، لہٰذا خاص سویّوں کو عید کی سنّت قرار دینا یا انہیں عید کے دن پکانے کو ایسا لازمی اور ضروری سمجھنا کہ جو شخص عید کے دن سویاں نہ

پکائے، تو اس پر شرعی حیثیت سے نکیر کی جائے، ناجائز ہے، البتہ جو لوگ ایسا نہ سمجھیں، بلکہ محض اپنی سہولت یا پسند کے مطابق بنائیں، تو اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا، بعض قرائن اور شواہد کی بناء پر عید کی سویّوں کے متعلق احقر کا تاثر یہ ہے کہ عام لوگ اس کو عید کی سنّت یا ایسا لازمی سمجھتے ہیں کہ اس کے ترک کو قابلِ طعن قرار دیتے ہیں، اس طرح یہ بھی عید کی ایک رسم بن چکی ہے، اس لئے قابلِ ترک ہے۔

دعا، نماز عید کے بعد کیجئے

اکثر مقامات پر خطباء عید کے خطبہ کے بعد دعا کرتے ہیں، یہ طریقہ سنّت کے مطابق نہیں ہے، کیونکہ احادیث میں ہر نماز کے بعد دعا کی قبولیت عمومی طور پر وارد ہے، لہٰذا نمازِ عید بھی اس عموم میں داخل ہوگی، اور اس کے بعد بھی دعا کرنا مستحب قرار پائے گی، البتہ خطبے کے بعد دعا کسی طرح بھی ثابت نہیں ہے، چنانچہ نماز کے بعد دعا ترک کر کے خطبہ کے بعد دعا کرنے سے سنّت میں تبدیلی لازم آئے گی، جس سے بچنا چاہئے۔

حکیم الأمت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

www.Sukkurvi.com

''البتہ بعد نماز کے آثار کثیرہ میں مشروع ہے،اور دبر الصلوۃ
اوقات اجابت دعا بھی ہے،بہرحال بعد نماز دعا کرنا اور بجائے
اس کے بعد خطبہ مقرر کرنا تغیرِ سنّت اور قابلِ احتراز ہے۔''
(امدادالفتاوی: ج ۱ ص ۳۷۶)

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ (سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند انڈیا) تحریر فرماتے ہیں:

''الحاصل! استحباب دعا بعد نماز عیدین احادیث مذکورہ سے ثابت ہے،اور خطبہ کے بعد دعا ثابت نہیں، پس معلوم ہوا کہ اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عیدین کے بعد دعا کرنے میں ہے، نہ کہ اس کے ترک میں،اور خطبے کے بعد اتباعِ سنّت دعا نہ کرنے میں ہے،باقی ترک ایسے امور مستحبہ کا ظاہر ہے کہ لائقِ ملامت نہیں ہے،واللہ اعلم'' (عزیز الفتاوی: ص ۳۰۲)

لیکن خطبہ کے بعد دعا مانگنے کو بالکل ناجائز نہیں کہا جائے گا، کیونکہ جب احادیث سے دعا کرنے کا صراحۃً کوئی مقام ثابت نہیں ہے،تو اس کو بالکل ناجائز قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے،سوال صرف افضل اور بہتر کا ہے، ہمارے نزدیک دعا نمازِ عید کے بعد ہی کرنا بہتر ہے،تاہم اگر کوئی شخص خطبۂ عید کے بعد دعا مانگے ،تو متعدد علماء نے اس

کو بھی جائز رکھا ہے، اور اس کے ناجائز ہونے کی صریح دلیل بھی موجود نہیں، اس لئے اس کو ناجائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ واللہ اعلم

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ

وأصحابہ أجمعین

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

کے رمضان المبارک کی کتابوں کا مکمل سیٹ

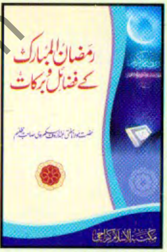

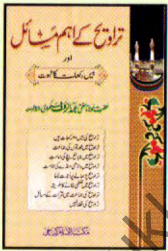

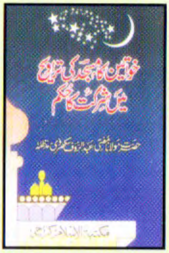

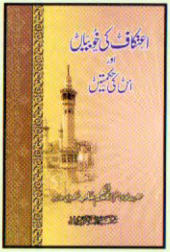

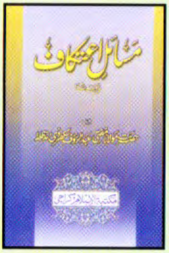

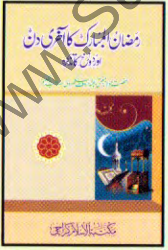

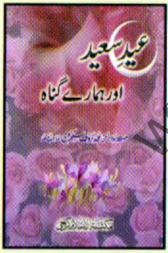

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com